# ماہ صفر اور اس کی بدعات

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ماہ صفر اور اس کی بدعات

صفر کا مہینہ سال کا دوسرا مہینہ ہے۔اس مہینہ کو عوام میں بہت زیادہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔صفر کا معنی خالی ہونے کے ہیں چونکہ اہل مکہ پے درپے ذی قعدہ،ذی الحجہ اور محرم کی حرمت کی وجہ سے جنگ وجدال اور فتنہ وفساد سے باز رہتے تھے تو صفر کا مہینہ آتے ہی ایک ساتھ اپنے گھروں کو خالی کر کے نکل جاتے اسی سبب اس ماہ کا نام صفر پڑ گیا۔

اہل عرب کا اس طرح سے گھروں کا خالی کر دینا اور جنگوں میں بے پناہ قتل ہونا بدعقیدگی کا شکار بنا دیا،اس سے نحوست لینے لگے بالآخر نحوست کی وباان کے غلط تصور سے دنیا میں رواج پا گیا کہ ماہ صفر منحوس ہے،اس مہینہ میں بلائیں نازل ہوتی ہیں،اس وجہ سے اس مہینہ میں لوگ سفر نہیں کرتے،شادی بیاہ سے رک جاتے ہیں،بیوی کے قریب نہیں جاتے۔نحوست میں مزید اضافے کا باعث گھڑی ہوئی احادیث بن گئیں۔

(1) مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ صَفَرَ، بَشَّرْتُه بِالْجَنَّةِ (موضوع)

ترجمہ: جو شخص مجھے صفر کے مہینے کے ختم ہونے کی خوش خبری دے گا،میں اُسے جنت کی خوش خبری دوں گا۔

اس روایت کو ملا علی قاری،علامہ عجلونی اور علامہ شوکانی وغیرہم نے موضوع کہا ہے۔

(2)آخِرُ أربِعاءٍ من الشهرِ يومُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ(السلسلة الضعيفة:1581)

ترجمہ:ماہ صفر کا آخری بدھ منحوس دن ہے۔

شیخ البانی نے اسے موضوع کہاہے دیکھیں مذکورہ حوالہ۔

(3) يكونُ موتٌ في صفرَ ، ثم تتنازعُ القبائلُ في الربيعِ ، ثم العجبُ كلُّ العجبِ ، بين جمادى ورجبٍ(السلسلة الضعيفة:6178)

ترجمہ: صفر میں موت ہوگی، پھر ماہ ربیع الاول میں قبائل جھگڑیں گے پھر جمادی الاول والثانی اور رجب کے درمیان عجیب وغریب چیزیں رونماہوں گی۔

اس حدیث شیخ البانی نے موضوع کہاہے۔

ان بے بنیاد، جھوٹی احادیث نے لوگوں کی غلط فہمیاں مزید بڑھادیں۔لوگوں نے غلط عقائد وتصورات اور موہوم مصائب وبلاسے چھٹکاراپانے کے لئے متعدد قسم کے حربے اپنائے۔

☆کسی نے چنے ابال کرخود کھایااور پورے محلے میں تقسیم کیاتاکہ اس ماہ کی پریشانی سے بچ جائے۔

☆کسی نے آٹے کی 365 گولیاں بناکرتالاب میں ڈالاتاکہ مصیبت اس کے سر سے ٹل جائے۔

☆کسی نے تیس مرتبہ سورہ اخلاص کاورد کیااس عقیدہ سے کہ یہ ہمیں اس ماہ میں نازل ہونے والی بلاسے نجات دلائے گا۔

## ماہ صفر کاآخری بدھ:

اس ماہ کے آخری بدھ سے متعلق توبے شماربدعات وخرافات اور غلط افکار پائے جاتے ہیں۔

☆لوگوں کاماننا ہے کہ اس ماہ کی آخری بدھ کو نبی ﷺ کو بیماری سے شفاملی،آپ نے غسل فرمایا،اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی جاتی ہیں جبکہ ہمیں تاریخ سے پتہ چلتاہے ماہ صفر کی آخری بدھ سے آپ ﷺ کا مرض الموت شروع ہوااور 12 ربیع الاول کو وفات پاگئے۔یہ ایک یہودی شازش ہے جس کے شکار مسلمان ہوگئے ، بیماری پیغمبر پر جشن منانا۔اللہ تعالی آپ کے غم پہ خوشی منانے والوں کو عبرت آموز سبق دے۔

☆صفر کی آخری بدھ کودن میں روزہ رکھنااور شام کو حلوہ کچوری پکانارائج ہے۔اس روزہ کو کچوری روزہ نام دیاجاتا

ہے۔یہ کام دین میں نئی ایجاد ہے اور سراسر بدعت ہے۔

☆پاکستان کے بعض علاقوں میں آخری بدھ کو خیرات کرنے کا ایک خاص طریقہ رائج ہے اسے پشتو میں چُری کی رسم کہتے ہیں۔دلیل میں کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی صحتیابی پہ ایسا کیا تھا۔اس بات کی دین میں کوئی حقیقت نہیں۔جب نبی ﷺ صفر کی آخری بدھ میں بیمار تھے تو صحتیابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لہذا یہ بات جھوٹ ہے اور چُری کا عمل بدعت قبیحہ ہے۔

☆بعض مقامات پہ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ صفر کی آخری بدھ کو آسمان سے تین لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ان بلاؤں سے بچنے کے لئے مخصوص قسم کی چار رکعت نماز نفل ادا کی جاتی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ نماز ایک سلام سے پڑھی جاتی ہے،ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ فاتحہ،سترہ مرتبہ سورہ کوثر،پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک ایک مرتبہ معوذ تین پڑھی جاتی ہے۔پھر سلام پھیر کر مخصوص دعا کی جاتی ہے۔اس میں تین سو ساٹھ مرتبہ "اللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون" پڑھا جاتا ہے اور "سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین" کے ذریعہ دعا ختم کی جاتی ہے۔اس کے بعد فقراء و مساکین میں روٹی تقسیم کی جاتی ہے۔

تین لاکھ بیس ہزار بلاؤں کا عقیدہ اور یہ مخصوص نماز دین میں اپنی طرف سے ایجاد کر لئے گئے ہیں جو بدعت و گمراہی ہیں اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ہم مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام میں کوئی دن اور کوئی تاریخ و مہینہ منحوس نہیں ہے اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ سے اس ماہ صفر میں مخصوص عبادات انجام دینے اور مصائب سے بچنے کا کوئی مخصوص ذکر ملتا ہے۔آپ ﷺ نے ہمیں بتلایا کہ ماہ صفر میں کوئی نحوست نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا عدوى ولا طِيَرَةَ ، ولا هامَةَ ولا صَفَرَ(صحيح البخاري:5707)

ترجمہ: مرض کا متعدی ہونا نہیں (یعنی اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مرض کسی دوسرے کو نہیں لگتا) اور نہ بدفالی لینا درست ہے، اور نہ ہی صفر کا مہینہ منحوس ہے۔

طیرہ کا مطلب بدشگونی لینا۔

ھامہ کا مطلب مقتول کے سر سے ہامہ نام کا جانور (الو) نکلنا جو انسان کو اس وقت تک تکلیف دے جب تک قتل نہ کر دیا جائے۔

صفر سے مراد لوگوں کے گمان سے ماہ صفر کی نحوست۔

ایک طرف آپ ﷺ نے اس ماہ صفر سے نحوست کی نفی کی تو دوسری طرف اس ماہ میں بڑے بڑے مبارک کام بھی ہوئے۔

☆اس ماہ میں ہجرت کے پہلے سال مقام ابواء پر غزوہ ہوا جس میں نبی ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے تھے۔

☆ تین ہجری ماہ صفر میں قبیلہ عَضل اور و قارہ کے لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔

☆اسی ماہ کو چوتھی ہجری میں آپ ﷺ نے ستر ماہر قراء کو اہل نجد کی تعلیم کے لئے روانہ کیا تھا۔

☆اسی ماہ میں خیبر فتح ہوا۔

☆اسی ماہ کی نو ہجری میں قبیلہ خثعم کی جانب نبی ﷺ نے سریہ بھیجا، اس سریہ میں غیبی طور پر اللہ کی طرف سے سیلاب کے ذریعہ مسلمانوں کو مدد ملی اور مال غنیمت حاصل کئے۔

☆اس ماہ میں نو ہجری کو نبی عذرہ کے بارہ لوگ دربار رسالت میں حاضر ہو کر بسر و چشم اسلام قبول کئے۔

مذکورہ سطور کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ماہ صفر منحوس نہیں ہے اور اس ماہ کو منحوس جان کر جو اعمال و افعال انجام دئے جاتے ہیں وہ سراسر لغو اور بدعات و خرافات ہیں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

**من عمل عملالیس علیه امرنا فهو رد.(صحیح مسلم:1718)**

ترجمہ: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

نیز فرمان نبوی ہے:

**كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار(صحيح النسائى :1577)**

ترجمہ: ہر نئی ایجاد چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

مصیبت کسی بھی وقت، کسی بھی دن اور کسی بھی مہینے میں آسکتی ہے، وہ مصیبت کسی ماہ و دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اپنی بداعمالی کی وجہ سے ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

**وماأصابكم من مصيبة فبماكسبت أيديكم(الشورى:30)**

ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت لاحق ہوتی ہے وہ اپنی ہی کرتوت کا نتیجہ ہے۔

اس لئے مصیبت سے اگر بچنا ہے تو اپنے اعمال کی اصلاح کرنی ہے، گناہوں سے توبہ کرنا ہے اور اللہ کی خالص عبادت بجالانی ہے۔

****************



3 October 2020